

ایم۔ آئی۔ خان

مشرقی تیمور کی آزادی کیلئے امریکہ سر بجھ کیوں؟

انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ حدود و قیود کا پابند نہیں رہ سکتا آزادی اسکی جبلت کا جزو لا ینفک ہے اور دنیا بھر میں جاری آزادی کی تحریک اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ حضرت انسان کسی کی غلامی ہر گز قبول کرنے کو تیار نہیں وہ ہمت و وقت آزادی حاصل کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ یہ آزادی محض جسمانی سطح تک ہی محدود نہیں بلکہ اظہار رائے سمیت ہر شعبہ زندگی پر محیط ہے ہم نے بھی آزادی کیلئے بہت سی قربانیاں دیکر مملکت خدا داد پاکستان حاصل کیا۔ آج بھی دنیا بھر میں آزادی کی متعدد تحریکیں زوروں پر ہیں کشمیری مسلمانوں کی تحریک آزادی اس سلسلے میں بہترین مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے اسی طرح روس اور یو سنیا میں بھی مسلمان اپنی آزادی کے حصول کیلئے ہر سطح پر قربانیاں دے رہے ہیں۔

لیکن شومئی قسمت کہ مغربی اقوام انہیں آزادی دینے کیلئے آمادہ نہیں امریکہ سمیت ان مغربی اقوام کے دو غلے پن کا عالم یہ ہے کہ مسلمانوں کی تحریک پر تو انکے کان پر جوں تک نہیں رنگتی لیکن اسرائیل جیسی ناجائز ریاست کے قیام کیلئے انسانی حقوق کے ان علمبرداروں نے تمام قواعد و ضوابط کو پس پشت ڈال دیا جس سرعت اور جانبداری کا مظاہرہ امریکہ اور اسکے حواریوں نے اسرائیل کو بنانے میں کیا تھا اسی چیز کو اب دوبارہ دہرایا جا رہا ہے جسکی تازہ ترین مثال مشرقی تیمور کی ہے مشرقی تیمور جسکی اکثریت عیسائی آبادی پر مشتمل ہے کو خود مختاری دلانے کیلئے اقوام متحدہ امریکہ اور دیگر مغربی اقوام تمام ضابطوں کو بالائے طاق رکھ کر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

گہرے نیلے سمندر کی سر زمین مشرقی تیمور کی مجموعی آبادی 6 لاکھ ہے 25 برس قبل تک یہ جزیرہ پر جنگل کی نو آبادی تھا لیکن 1975ء میں انڈونیشیاء نے اس علاقے پر قبضہ کر کے اسے اپنی علمداری میں لے لیا بعد ازاں انڈونیشیاء نے 17 جولائی 1976ء کو مشرقی تیمور کو انڈونیشیاء کا 27 واں صوبہ بنانے کا اعلان کیا جسکے بعد انڈونیشیاء نے اس علاقے میں بہت سے ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا۔

تاہم علاقے کی عیسائی آبادی نے ہرونی آشیرباد کی بدولت اپنی آزادی کی تحریک جاری رکھی اور پہلی بار اقوام عالم کی توجہ مشرقی تیمور کی جانب اس وقت مرکوز ہوئی جب 12 جولائی 1991ء کو ڈلی سانسٹا کے قبرستان میں فائرنگ کے باعث تقریباً 50 سے 150 کے قریب افراد ہلاک ہو گئے۔ 1994ء میں انڈونیشیائی فوج اور باغیوں کے درمیان مذاکرات ختم ہو گئے۔ کامیاب مذاکرات کے باوجود باغی تنظیم کماؤ نے اپنے رابطے جاری رکھے اور 1996ء میں خود ساختہ جلا وطن جو زاراموس اور رومن کیتھولک ہشپ کارلوس فلپ کو انسانی حقوق کا قاتل جنگجو قرار دیکر نوبل انعام سے نوازا گیا جس سے باغیوں کی تحریک کو مزید تقویت ملی بعد ازاں 21 مئی 1998ء کو اس وقت غیر معمولی پیش رفت ہوئی جب انڈونیشیا کے صدر سہار تو مستعفی ہو گئے۔ اور انکی جگہ لینے والے نئے صدر جیبی نے مشرقی تیمور سے انڈونیشیائی فوجوں کو واپس بلا لیا اس اقدام کے بعد مشرقی تیمور کی آزادی کی طلبگار قوتیں جو اس سے قبل صرف خود مختاری مانگ رہی تھیں نے اچانک آزادی کا مطالبہ کر ڈالا مشرقی تیمور کے لوگوں کجانب سے آزادی کے اچانک مطالبے کے محرکات کے پیچھے ایک گہری سازش تھی۔

مغربی طاقتیں ایک سازش کے تحت ایشیاء میں اسرائیل کی طرز پر ایسی غیر مسلم ریاست کا قیام چاہتی ہیں جو انکے مفادات کا علاقے میں تحفظ کر سکے اس مقصد کیلئے اہداء میں غیر ملکی سرمایہ کاروں نے دھڑا دھڑا انڈونیشیا میں سرمایہ کاری کی اور ان سرمایہ کاروں نے بتدریج انڈونیشیا میں اپنا حلقہ اثر بڑھایا ہرونی سرمایہ کاروں نے جب انڈونیشیا کی معیشت کو اپنی گرفت میں لے لیا اور جب شاک اسکیچنیر ہرونی سرمایہ کاروں کے تابع ہو گیا تو انہوں نے مرحلہ وار پہلے حکمرانوں کی بدعنوانی کو بے نقاب کر کے عوام کو ان سے متنفر کیا اس مقصد کیلئے زبردست پراپیگنڈہ کیا گیا اور جب انڈونیشیا کے عوام اپنے حکمرانوں سے بدظن ہو گئے۔ تو پھر مشرقی تیمور کی آزادی کیلئے مغربی اقوام نے پراپیگنڈہ شروع کیا اس موقع پر غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے مشرقی تیمور کے باغیوں کو ہیرو بنا کر پیش کیا مغربی اقوام نے صرف اسی پراکتفائیں کیا بلکہ علاقے کی عیسائی آبادی کو اسلحہ اور بھاری رقوم بھی میا کیں۔ آزادی کیلئے انہوں نے ان کے مغربی ملکوں میں مسلمانوں کو تہمتیں دی گئی بے دریغ

اسلحہ فراہم کیا گیا اور باغیوں کو گوریلا جنگ لڑنے کی بھی تربیت دی گئی بعد ازاں مشرقی تیمور میں باغیوں کے لیڈروں کو جب نوبل انعام سے نوازا گیا تو جنگی تحریک کو دنیا بھر میں متعارف کرایا گیا اور جب آزادی کی تحریک عروج پر پہنچ گئی۔ تو غیر ملکی سرمایہ کاروں نے اچانک انڈونیشیا سے اپنا سرمایہ نکال لیا۔ جسکے باعث ملکی معیشت تباہ ہو کر رہ گئی۔ اچانک معاشی بحران آگیا اور حکمرانوں کو عملی طور پر بے بس کر دیا گیا۔ جب انڈونیشیا کے حکمران بے بس ہو گئے تو پھر اس وقت آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک نے اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور حکمرانوں کو امداد کا دانہ ڈالکر لالچ دیا گیا۔ اور حکمرانوں کو مالیاتی ناخداؤں نے اپنے قابو میں کر لیا اور اس مالی معاونت کی آڑ میں انڈونیشیا کو مجبور کر دیا گیا کہ وہ مشرقی تیمور کو جلد از جلد آزاد کرائے۔ بالآخر حکام استبداد مجبور ہو گئے کہ انہیں ملکی معیشت کے دباؤ کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور نتیجتاً مشرقی تیمور میں انڈونیشیا کو ریفرنڈم کرانا پڑا۔ یہ ریفرنڈم اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس ریفرنڈم میں اکثریت نے آزادی کے حق میں فیصلہ دیا۔

30 اگست 1998ء کو ہونے والے اس ریفرنڈم میں علاقے کی **78.5 فیصد آبادی (3 لاکھ 44 ہزار 580 افراد)** نے آزادی کے حق میں ووٹ دیا جبکہ **21.5 فیصد آبادی (94 ہزار 388 افراد)** نے انڈونیشیا کیساتھ رہنے کو ترجیح دی اگرچہ اکثریت نے ریفرنڈم میں آزادی کے حق میں ووٹ دیا لیکن ریفرنڈم کی غیر جانبداری کے بارے میں انڈونیشیاء نے اپنے خدشات ظاہر کئے تھے انڈونیشیا کے حکومتی اہلکاروں اور ذرائع ابلاغ نے کم و بیش **88 ایسے واقعات** کی نشاندہی کی جسکے دوران نہ صرف جعلی ووٹ ڈالے گئے بلکہ وہاں کے عوام کو آزادی کے حق میں ووٹ ڈالنے پر اکسایا گیا اسکے علاوہ مشرقی تیمور میں ہنگامے کر کے علاقے سے انڈونیشیا کے حامیوں کو بھگا دیا گیا جس سے ریفرنڈم کے نتائج متاثر ہوئے۔

دوسری جانب جب انڈونیشیا کی حکومت نے علاقے میں امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے حکام نے صدر جیبی کو خبردار کیا کہ اگر اس نے آزادی کی راہ میں روڑے اٹکائے تو نہ صرف انکا اقتدار خطرے میں پڑ جائیگا بلکہ ملک میں اقتصادی بحران برپا کر دیا جائیگا اور اسکے علاوہ **43 ارب ڈالر** کی امداد بھی روک دی جائے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب حکمرانوں کے اہلکاروں نے ملک کی معیشت کی مشکلات سے نمٹنے کیلئے

انہوں نے مشرقی تیمور کو قربان کر دیا۔

تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ ان سطور کے لکھے جانے تک مشرقی تیمور میں بین الاقوامی امن فوج تعینات کرنے کیلئے سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کر لیا گیا اور عین ممکن ہے کہ ان سطور کے شائع ہونے تک مشرقی تیمور میں بین الاقوامی امن فوج تعینات کر دی جائے بہر حال مشرقی تیمور کے تیل کے ذخائر پر مغربی ممالک کا قبضہ ہو جائے گا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ انڈونیشیا کے حکمران اپنے خلاف جاری ہونے والے بد عنوانی کے سکیڈل سے بچنے کی خاطر چپ رہیں گے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ انڈونیشیا کے بطن سے مغربی عوام کی آشیر باد بدمذہب دھونس اور زبردستی سے ایک غیر مسلم ریاست کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اس تمام معاملے میں امریکہ نے جو کردار ادا کیا وہ اس دو غلطی کا واضح ثبوت ہے جس سے اس کی اسلام دشمنی بالکل عیاں ہے مشرقی تیمور کے مسئلے پر امریکہ نے انسانی حقوق کے نام پر انڈونیشیا کے حکمرانوں کو بلیک میل کیا صدر کلنٹن نے انڈونیشیا سے اس وقت تک قطع تعلق کر لیا ہے جب تک مشرقی تیمور کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا امریکہ اس سلسلے میں اتنا آگے چلا گیا کہ اس نے انڈونیشیا کو فوجی کارروائی کی بھی دھمکی دیدی۔

انڈونیشیا کی موجودہ صورت حال دیکھ کر یہ سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ آخر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اسے مسلمانوں کی خلاف کیوں نظر نہیں آتیں کشمیر میں بھارتی فوج کی بربریت سب پر عیاں ہے انکی مسلح جدوجہد اب کئی عشروں پر محیط ہے لیکن اسلام مخالف قوتیں یہ نہیں چاہتیں کہ ایک اور اسلامی ملک معرض وجود میں آئے حالانکہ اقوام متحدہ اس امر کی منظوری دے چکی ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیا جائے لیکن عالمی ادارے کی سفارش کے باوجود بھارت انسانی حقوق کے ان تمام نام نہاد ٹھیکیداروں کے شر سے سلامتی کونسل کی قراردادوں کو اپنی ہٹ دھرمی کی نذر کر کے ٹھکرا چکا ہے۔ حالانکہ یہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود سب سے پرانا مسئلہ ہے جو ابھی تک حل طلب ہے لیکن مشرقی تیمور میں امریکہ اور مغربی اقوام نے جو کردار ادا کیا ہے وہ اس ضرورت کی جانب ہماری توجہ مبذول کرتا ہے کہ ہمیں بھی امت مسلمہ کے وسیع تر مفاد میں اتحاد کر کے مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں کو تقویت بخشنا چاہیے۔

☆☆☆☆